سوال نمبر 1

نبی کریم ﷺ بطور پیغمبر امن عہد حاضر کے بین الاقوامی تنازعات سے خاتمہ کیجیے؟

تعارف:

"وما ارسلنک الا رحمۃ للعلمین ؁"

"بے شک آپ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے"

جس طرح آپ ﷺ نے ریاست مدینہ کا نظام بنایا اس کی مثال تاریخ میں ملتی نہیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن میں کہتا ہے کہ آپ ﷺ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے۔ اور آپ ﷺ کے لیے رحمت کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ آپ ﷺ نے ریاست مدینہ کی ریاست میں امن قائم کیا جس کی وجہ سے دولت کا استحکام، انصاف، بھائی چارہ وغیرہ تھے۔ آپ ﷺ نے اسلام کے ذریعے ریاست مدینہ میں امن و مساوات کو فروغ دیا۔ آپ ﷺ نے کئی جنگیں لڑی جس کی وجہ امن کا قیام تھا۔ ان غزوات کی تعداد 27 ہے اور ان میں 1058 افراد شہید ہوئے جو کہ ایک بہت ہی مختصر تعداد ہے۔ آج کے معاشرے کو ایک بار پھر ضرورت ہے کہ رسول ﷺ کی تعلیمات پر عمل کیا جائے اور عہد حاضر میں مسلمانوں کو درپیش مشکلات کا سامنا

رسولؐ کی تعلیمات کے مطابق یا یعنی پرامن حل ہو جاتا ہے

2- دورِ حاضر میں امن کی اہمیت

دورِ حاضر میں اس امر کی ضرورت ہے کہ رسولؐ کی تعلیمات پر امن قائم کیا جائے۔ اس وقت دنیا میں جو انتشار اور بدامنی ہے اسے اسوۂ رسولؐ سے حل کرنا ممکن ہے۔ جیسا کہ میدان میں ترقی کرنے کے باوجود بھی دنیا میں بے سکونی کا مسئلہ ہے۔ اور ترقی کے میدان میں سبقت لے جانے کے لیے دوسرے ممالک کے ساتھ انتشار اور تضادات کا رویہ رکھا جاتا ہے۔ جس سے معاشرے میں امن کا خاتمہ ہو گیا ہے۔ اور دنیا اس وقت جنگ کے دہانے پر کھڑی ہے۔

"صلح سب سے بہتر شے ہے"

(3) رسولؐ کے اقدامات امن

آپؐ نے صراطِ مستقیم امن کے راستے کو فروغ دیا۔ اور کسی بھی قسم کے فتنہ و فساد انتشار کو اندھیر قرار دیا۔ آپؐ نے امن قائم کرنے کے لیے ہر ممکن کوشش کی۔ جس سے ریاست کو امن و سکون کا گہوارہ بنایا جا سکے

3.1 مکہ میں اقدامات / دورِ جاہلیت

① آپؐ نے پرامن تبلیغ کی

(2) ظلم و ستم سہے مگر امن کے فروغ کے لیے خاموش رہے

(3) واقعہ طائف میں آپ نے ہر مشکل برداشت کی پتھر کھانے کے بعد بھی دشمنوں کو دعا دی

(4) شعب ابی طالب کے موقع پر آپ تین سال تک میں محصور رہے پھر بھی صبر سے کام لیا

(3.2) مدینہ میں اقدامات رسالت مآبؐ

① آپ نے اوس و خزرج کے جو برسوں سے لڑائی ختم کر کے ان میں اتحاد پیدا کیا اور ان میں محبت کی ایسی فضا قائم ہوئی جس کی مثال نہیں ملتی

② میثاق مدینہ اور صلح حدیبیہ میں آپ نے سخت شرائط مان کر امن قائم کیا اور ریاست کو جھگڑے اور انتشار سے محفوظ رکھا۔

4 امن کے قیام کے لیے اقدامات اسلامی ریاست کے قیام کے بعد

4.1 توحید کے ذریعے امن کا قیام

آپ نے توحید کا پیغام دے کر امن قائم کرنے کا آغاز کیا۔ آپ نے خدا کی وحدانیت کا اعلان کیا اور توحید کی اہمیت کو بیان کیا تاکہ غیر خدا اور فرقہ وارانہ انتشار کی وجہ ہے اور انہیں جڑ سے ختم کیا جا سکے

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ ۝
وَلَمْ يُولَدْ ۝ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُ كُفُوًا اَحَدٌ ۝

CamScanner

اللہ ایک ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ نہ وہ کسی کی
اولاد ہے اور نہ اس کی کوئی اولاد ہے اور اس کا کوئی
ہمسر نہیں ہے۔

(6) دورِ حاضر

آپ نے توحید کے ذریعے ایک معاشرے کی تشکیل دی جس میں قائم ہوئے جس کے ارکان امن پر مشتمل تھے اور وہ دوسروں کو بھی امن کی دعوت دیتے اور برے کاموں سے روکنے میں کامیاب ہو گئے۔ آپ نے امن کے دنیا اخلاق، ہدایت کا پیغام دیا۔ آپ نے روس، ایران اور مصر کے بادشاہ کو خطوط لکھے۔ جس کا مقصد ان تک امن پہنچے۔ آج کے دور میں مسلمانوں کو حکومت اور معاشرے کی ضرورت ہے۔ کہ ایسے معاشرے کی تشکیل دیں جس سے متاثر ہو کر لوگ اسلام کے دائرے میں داخل ہوں۔

(7) خاندان کی اصلاح کے ذریعے امن

آپ نے امن کے لیے جو راستہ اختیار کیا اس میں سب سے پہلے انفرادی اصلاح کی اس کے بعد والدین، رشتہ داروں کے حقوق کا تعین کیا۔ خاندان کی اصلاح بھی کر کے۔ ایک حکومت کے دوسری حکومت پر حقوق۔ ایک قوم کے دوسری قوم پر۔ اسی طرح آپ نے عورتوں پر ہونے والے ظلم و ستم کو ختم کر کے بیٹی کو رحمت قرار دیا۔ ان کے حقوق کا تعین کیا۔ زمانہ جاہلیت کا ان پر سب ظلم و ستم ختم کیا۔

"جب بیٹی پیدا ہوتی ان کے منہ سیاہ ہو جاتے غصے سے اور وہ منہ چھپاتے پھرتے اور سوچتے کہ اس کو زندہ رکھا جائے یا زمین میں دفن کر دیا جائے خبردار یہ بہت غلط فیصلہ ہے"

آپ نے عورت کا جائز مقام متعین کیا کہ اس کے علاوہ اگر اس کے کسی قریبی کا قتل ہو جائے تو عورت کو حق دیا اس شخص کو معاف کر دے یا اس کا بدلہ قصاص لے۔ اور عورت کے قتل پر جس شخص نے اس کو قتل کیا اسے قتل کرنے کا قانون بنایا

رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

"جس شخص نے بیٹی کی پرورش کی اور اسے بیٹوں پر فوقیت نہ دی وہ میں جنت میں اس طرح ہوں گے دو انگلیوں کے اشارے سے بتایا"

(5) ماحول کی نگرانی

آپ نے ماحول کی نگرانی کے لیے بھی اقدامات کیے۔ جانوروں اور پودوں کے حقوق کا تعین کیا۔

"پانی کا ضائع نہ کرو حتی کہ تم بہتے ہوئے دریا کے کنارے پہ بیٹھے ہو"

بجائے دولت مند ہونے امن کی کرشمہ شوکت نا کام ہے
اس کی مثال کہیں دوسری جگہ عظیم
سے ملتی۔ جب امریکہ نے جاپان کے شہر
ہیروشیما اور ناگاساکی پر حملہ کیا اور لاکھوں
لوگ منٹوں میں جان بحق ہو گئے۔ اور آج
بھی ایٹم بم کے اثرات کی وجہ سے پیدا ہونے
والے بچے اپاہج یا نقص کا شکار ہو رہے ہیں۔

(6) معاشی عدل کے ذریعے امن:

مدینہ کی ریاست کم پیداوار والی ریاست
تھی۔ اور دولت کا چند مخصوص ہاتھوں میں جمع
ہونا اس کے لیے نقصان دہ تھا جیسا کہ خون کا
جسم کے ایک حصے میں جمع ہونا بیماری کی وجہ بنتا
ہے۔ آپ نے ایسے اقدامات کیے جس سے دولت گردش
میں آ گئی۔

(سورۃ المائدہ 7)
ایسا نہ ہو کہ دولت چند ثروت مندوں میں ہی
گردش کرتی رہے۔

آج بھی اسی امر کی ضرورت ہے کہ زکوٰۃ
کا نظام قائم کیا جائے تاکہ دولت گردش میں
رکھی جائے اور اس سے غریب طبقے کو بھی امن
ہو سکے

(7) انسانی حقوق کے ذریعے امن:

1 آپ نے انسانی حقوق کا اعلان کیا تاکہ
امن قائم ہو سکے۔ معاشرے میں انتشار اور فساد
اسی صورت پیدا ہوتا ہے جب غریبوں کو ان
کے حقوق نہ ملیں۔ اور ان کو اپنے حقوق کے لیے
امیروں کے ساتھ جنگ کرنی پڑے۔

سورۃ النساء میں

جو وراثت ماں باپ چھوڑ جائیں اس میں مرد کا بھی حصہ ہے اور عورت کا بھی

۷۔ غلاموں کے حقوق

آپ نے غلاموں کو آزاد کروانے کو بہت بڑی نیکی کا کام اور نیک عمل قرار دیا۔ آپ نے اپنے غلام زید بن حارثہ کو نہ صرف آزاد کیا بلکہ اپنا بیٹا بنا لیا اور اپنی پھوپھی زاد بہن کا نکاح بھی اُن کے ساتھ کر دیا۔ آپ کے عطا کردہ قانون میں امراء اور غلام برابر تھے۔ وہاں غلام سپہ سالار بن سکتے تھے۔ غلام امیر سے زکوٰۃ لے سکتے تھے اور ان کے خلاف عدالت میں جا سکتے تھے۔ حبشی بھی تقویٰ کی وجہ سے اعلیٰ عہدے پر فائز ہو سکتا تھا۔ اور اسے تمام مسلمانوں کو اس کا حکم ماننا ہوتا۔

"کسی عربی کو کسی عجمی پر اور کالے کو سفید پر کوئی فوقیت حاصل نہیں ماسوائے تقویٰ کے"

(۷) عفو و درگزر سے عمل

...جائے گا تو

اگر دل میں بغض اور لالچ کا جذبہ اکھاڑ دیا جائے گا
اس سے امن کا قیام ممکن ہے۔ اس لیے ضرورت اس
امر کی ہے عفو و درگزر سے کام لیا جائے

ارشاد باری تعالیٰ

"انہیں نیکی کا پیغام دیجئے عفو و درگزر سے کام لیجئے
اور جاہل سے کنارہ کشی کیجئے"

(8) مساوات کے ذریعے امن

مساوات کے ذریعے امن کا قیام یعنی تمام لوگوں کو
برابر کے حقوق دیے جائیں۔ اور مساوات کا
جذبہ پیدا کیا جائے۔ جیسے مواخات مدینہ کی روایت
ہمیں تاریخ میں ملتی ہے۔ تمام مسلمان دوسرے
کے لیے بھی وہی انصاف اور چیز پسند کرتے جو
وہ اپنے لیے کرتے تھے۔

"تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنے اہل و عیال کے
لیے بہتر ہو"

(9) عدل و انصاف کے ذریعے امن

عدل و انصاف سے مراد تمام انسانوں کو ان کے
حقوق صحیح صحیح ملیں۔ کسی کی حق تلفی نہ ہو۔ امیر
غریب تمام برابر ہوں۔ اور جو سزا غلطی کی امیر
کی ہے۔ وہی سزا غریب کو ملے اور وہ

بھی سربراہ اسرائیل الا حکومت و امراء کو بھی کوئی بھی
قانون سے بالاتر نہ ہوں

رسول ﷺ کا ارشاد

"اگر میری بیٹی فاطمہ بھی چوری کرتی تو میں اس کے بھی ہاتھ کاٹ دیتا"

دور حاضر میں اس امر کی ضرورت ہے تمام انسانوں کو برابر کہا جائے یا حکومتی امراء انصاف سے بالاتر ہو۔

(۱۵) اخوت کے ذریعے امن

آج کے دور میں اس امر کی ضرورت ہے کہ تمام انسانوں کو اس کے برابر کے حقوق دیے جائیں تاکہ بدامنی سے بچا جاسکے۔ تمام انسان اللہ نے برابر حقوق دیے ہیں۔ لیکن ان کو مذہب میں ملک بننے سے مسائل پیدا ہوتے ہیں۔

وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا

"اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑے رکھو اور تفرقے میں نہ پڑو"

تمام انسان خدا کا کنبہ ہیں تمام کو برابر کے حقوق شامل ہیں مسلمانوں نے فرق کیا ہے

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ

"تمام مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں"

(11) خدمت خلق کے ذریعے

ایثار و مساوات کے جذبے سے بدامنی کو ختم کیا جا سکتا ہے۔ جیسا کہ رسول ﷺ کا ارشاد ہے

"نیکی اور تقویٰ میں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرو"

(12) غزوات کے ذریعے امن

آپ ﷺ نے جتنے بھی غزوات لڑے ان کا مقصد امن کا قیام تھا۔ کوئی بھی جنگ بدلہ یا انسانی جان کو نقصان پہنچانے کے لیے نہیں۔ آپ جنگ سے پہلے ممکنہ حد تک صلح کی کوشش کرتے تھے۔ آپ نے 82 جنگیں لڑی جس میں 1018 لوگ جاں بحق ہوئے۔ جو کہ ایک بہت معمولی تعداد ہے۔

13- تنقیدی تجزیہ

آج کے دور حاضر میں انتشار کی وجہ سے ساری دنیا کا سکون غارت ہو چکا ہے۔ جس کی مثال اسرائیل غزہ کی صورت میں ملتی ہے۔ مسلمان لاتعداد لوگ اپنی جانوں سے گئے اور غزہ کا خطہ صرف فلسطین [illegible] کیا۔

آج اس امر کی ضرورت ہے کہ رسول ﷺ کی تعلیمات کے
مطابق پالیسیاں بنائی جائیں تاکہ اس کا نظام
مکمل بنایا جا سکے۔

یہ پہلا سبق ہے کتابِ ہدیٰ کا
کہ ہے ساری مخلوق کنبہ خدا کا

حاصل کلام

رسول ﷺ نے ریاست مدینہ میں جس طرح سے اسلامی
نظام قائم کیا اس کی مثال نہیں ملتی۔ آپ ﷺ کے بعد
آنے والے صحابہ کرام نے آپ ﷺ کے اس طریقے
کو جاری رکھا لیکن افسوس کہ ہم اس تعلیمات
اور طریقے کو سنبھال نہ سکے اور ملوکیت نے سارے
سیاسی نظام کو تباہ کر دیا۔ شورائیت کی جگہ
ملوکیت (Dictatorship) نے لی ہے۔ ہمارا معاشی
نظام یورپ کی وجہ سے نہیں بلکہ ہمارے
اپنی کوتاہیوں کی وجہ سے انتشار کا شکار
ہو چکا ہے۔ مسلمان اسی وجہ سے زوال پذیر ہیں۔ ہماری یہ
ذمہ داری ہے کہ ہم خدا اور رسول ﷺ کی تعلیمات
کے مطابق پالیسیاں بنائیں اور وہ نظام
رائج کریں جس سے معاشرے میں
امن قائم ہو۔